Al-Raqim (Research Journal of Islamic Studies)
Volume 02, Issue 02, October-December 2024.
Open Access at: https://journals.iub.edu.pk/index.php/alraqim/index
Publisher: Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Rahim Yar Khan Campus, Pakistan
Email: editor.alraqim@iub.edu.pk

رسول اللہ ﷺ بحیثیت ماہر و مؤسس قانونِ جنگ: سیرت طیبہ اور آئی ایچ ایل کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ

The Prophet (ﷺ) as an Expert and Founder of the Law of War: A Research Review in the Light of Sīrat Ṭayyibah and IHL

Dr. Muhammad Adil

Lecturer Department of Islamic Studies, Bacha Khan University,Charsadda, KPK
Email: adilfareedi@bkuc.edu.pk

Abstract:

It is an undeniable truth that every aspect of Prophet Muḥammad's (ﷺ) life serves as an everlasting source of guidance for humanity. Even after fourteen centuries and remarkable advancements in human civilization, the world has yet to achieve the unparalleled standard of humanity and ethics established by the Prophet (ﷺ). A compelling example of this can be found in the realm of warfare. While modern civilizations took nearly 150 years to formulate ethical principles and laws governing warfare, a closer examination of the Sīrah (the life of the Prophet (ﷺ) reveals that in just a decade, he introduced laws that were not only more comprehensive and humane but also deeply rooted in the principles of dignity and respect for humanity. Furthermore, these laws were not merely theoretical; the Prophet (ﷺ) implemented them practically, even as a powerful and victorious leader.

In the modern era, the globally recognized framework for ethical conduct in warfare is known as International Humanitarian Law (IHL). These laws primarily aim to safeguard non-combatants, particularly vulnerable groups, civilian property, and individuals no longer participating in hostilities.

This article seeks to demonstrate, through examples from the Sīrah, that Prophet Muḥammad (ﷺ) was not only a visionary in ethical warfare but also its true pioneer. By analyzing his life and actions in the light of International Humanitarian Law (IHL), it becomes evident that the principles formally established by 20th-century experts were, in fact, laid down over fourteen centuries ago by the Prophet (ﷺ). His teachings form the foundation of the ethical and humanitarian principles of warfare that continue to inspire and guide humanity today.

Keyword: *Human Civilization, Ethical Warfare, Vulnerable Groups, Guidance for Humanity, Laws of War.*

Al-Raqim Research Journal, Department of Islamic Studies, IUB, RYK Campus is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

تعارف:

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کا ہر گوشہ قیامت تک کے انسانوں کے لئے رہنمائی کا خزینہ ہے۔ امن ہو یا جنگ، خوشی ہو یا غم، مصیبت ہو یا عافیت رسول اللہ ﷺ نے ہر طرح کے حالات میں ایسے ناقابل فراموش نقوش چھوڑے ہیں، جن کی مثال ملنی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ آج ۱۴ صدیاں گزرنے اور اتنی ترقی کے باوجود دنیا انسانیت کے اس معیار کو نہ پا سکی جو رسول اللہ ﷺ نے قائم فرمایا تھا۔ مثال کے طور کے صرف جنگ سے متعلقہ معاملات کو دیکھا جائے کہ موجودہ دور کے ترقی یافتہ انسانوں کو جنگی اخلاقیات و قوانین کے وضع کرنے میں کم و بیش ڈیڑھ سو سال لگے، لیکن سیرت طیبہ کے سرسری مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محض دس سال میں ان قوانین سے بہتر، واضح اور احترامِ انسانیت پر مبنی قوانینِ جنگ دنیا کو دیئے تھے؛ بلکہ یوں کہنا زیادہ صحیح ہو گا کہ رسول اللہ ﷺ نے باوجود فاتح وطاقتور ہونے کے ان قوانین واخلاقیات کو عملاً نافذ کر کے بھی دکھایا ، جس کی وجہ سے جنگوں کے نقصانات کم سے کم تر ہونے کے ساتھ ساتھ غیر مقاتلین اور ان کے املاک تو گویا مکمل طور پر جنگی اثرات سے محفوظ ہو گئے۔

عصر حاضر میں جس جنگی قانون کی توثیق تقریباً پوری کرتی ہے، اس کو بین الاقوامی قانونِ انسانیت (International humanitarian law) کا نام دیا جاتا ہے۔ اس مجموعۂ قوانین کا اصل مقصد جنگ سے غیر متعلق افراد خصوصاً معاشرے کے کمزور طبقات جیسے عورتوں، بچوں، بوڑھوں وغیرہ، عوامی املاک اور جنگ میں مزید شرکت سے معذور افراد کا تحفظ دینا اور جنگ کے نقصانات کو کم سے کم کرنا ہے، جس کے لئے ایک صدی تک مختلف معاہدات ہوتے رہے اور بالاخر جنیوا کنونشنز (۱۹۴۹ء) کی صورت میں ایک متفقہ مجموعۂ قوانین سامنے آیا۔ اس مجموعۂ معاہدات میں ایک معاہدہ بری جنگ میں زخمی، بیمار یا معذور ہونے والے فوجیوں کے حقوق سے متعلق ہے، جبکہ دوسرا بحری جنگ میں زخمی، بیمار یا معذور ہونے والے فوجیوں کے حقوق کے بارے میں ہے۔ تیسرا معاہدہ جنگی قیدیوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے ہے اور چوتھا جنیوا معاہدہ جنگ کے دوران میں غیر مقاتلین اور عام شہریوں کے تحفظ سے متعلق ہے۔

زیرِ نظر آرٹیکل میں سیرت طیبہ سے مثالوں کے ذریعے یہ ثابت کرنے گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قوانینِ جنگ کے ماہر بلکہ مؤسس و بانی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے بین الاقوامی قانونِ انسانیت (IHL) خصوصاً غیر مقاتلین اور عام شہریوں کے تحفظ سے متعلق مبنی چوتھے جنیوا کنونشن کی روشنی میں سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا گیا ہے، تاکہ یہ بات سامنے لائی جائے کہ جو قوانین بیسوی صدی عیسوی میں ماہرینِ جنگ نے وضع کئے ہیں، اس کی بنیاد ۱۴ سو سال پہلے رسول اللہ ﷺ نے رکھی تھی اور ان کے اصول آپ ﷺ ہی کے وضع کردہ ہیں۔

آرٹیکل میں یہ منہج اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے بین الاقوامی قانونِ انسانیت سے کسی خاص نوع کے متعلق دفعات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے اور پھر سیرت طیبہ سے اسی نوع کے متعلق ہدایات و مثالیں تفصیل کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں، جیسے ابتداء میں عورتوں کے تحفظ سے متعلق

بین الاقوامی قانونِ انسانیت سے دفعات کا خلاصہ ذکر کر کے اس کے بعد سیرت طیبہ سے عورتوں کے جنگی اخلاقیات مثالوں کے ساتھ ذکر کی جائیں گی، جبکہ آرٹیکل کے آخر میں اخذ شدہ نتائج بھی ذکر کئے گئے ہیں۔

2.0۔ مسلح تصادم کے وقت غیر مقاتلین کا تحفظ

2.1۔ مسلح تصادم میں عورتوں کا تحفظ

آئی ایچ ایل میں عورتوں کے تحفظ سے متعلق ہدایت

بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں عورتوں پر حملہ نہ کرنے کے ممانعت کے حوالے سے کوئی الگ دفعہ موجود نہیں ہے، البتہ سویلین کی تحفظ سے متعلق عمومی دفعات میں عورتیں بھی شامل ہیں، جیسے چاروں جنیوا کنونشنز کی مشترکہ دفعہ نمبر ۳ میں جنگ سے غیر متعلق افراد کو نشانہ بنانے کی ممانعت کی گئی ہے:۔

> "Persons taking no active part in the hostilities, including members of armed forces who have laid down their arms and those placed *hors de combat* by sickness, wounds, detention, or any other cause, shall in all circumstances be treated humanely[1]".

سیرت مبارکہ میں عورتوں کے تحفظ سے متعلق ہدایات

قتال سے استثنیٰ کے ذریعے عورتوں کا تحفظ

رسول اللہ ﷺ نے مسلح تصادم میں عورتوں کا تحفظ مکمل یقینی بنانے کے لئے ان کو قتال کے حکم سے مستثنیٰ کر کے حج و عمرہ کو ان کے لئے جہاد قرار دیا، سیدہ عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا:

> "یا رسول اللہ ﷺ علی النساء جهاد؟ قال نعم علیهن جهاد لا قتال فیه الحج والعمرة[2]"۔

ترجمہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا خواتین پر جہاد فرض ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ان پر ایسا جہاد لازم ہے جس میں قتال نہیں یعنی حج اور عمرہ۔

اسی طرح ایک موقع پر ام المؤمنین سیدہ ام سلمہؓ نے آپ ﷺ سے جنگ میں شمولیت کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

> " يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَمْ يُكْتَبْ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ[3]"۔

---

[1] Geneva convention I, Article :3(1)

[2] ابن ماجه، محمد بن یزید، سنن ابن ماجه ، کتاب المناسک،باب الحج جهاد النساء،(دار الرسالة العالمیة، بیروت، ء)، رقم الحدیث : 20092901

Ibn E Maja, Muhammad bin Yazid, Sunan Ibn e Maja , Abwab Al Manasik , Bab Al Hajj jihad al nisa, (Dar al Risalah al alamiya, Beirut, 2009) , Hadth No: 2901

[3] الطبرانی ،سلیمان بن احمد ،المعجم الصغیر،(المکتب الاسلامی ، دار عمار ، بیروت،1985ء)، رقم الحدیث :324

ترجمہ: اے ام سلمہؓ! خواتین پر جہاد فرض نہیں گیا۔

جنگ میں عورتوں قتل نہ کرنے کا حکم

رسول اللہ ﷺ نے مسلح تصادم میں عورتوں پر حملہ کرنے اور انہیں قتل کرنے سے منع فرمایا، جیسا کہ ایک موقع پر امیر لشکر کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

"لا تقتلن صبیا ولا امراة[4]"۔

ترجمہ: بچوں اور خواتین کو قتل نہ کرو۔

اور جب کبھی کوئی ایسا واقعہ پیش آتا رسول اللہ ﷺ سختی سے اس پر سرزنش فرماتے تھے، جیسے فتح مکہ کے موقع پر مقدمۃ الجیش پر سیدنا خالد بن ولیدؓ مقرر تھے اور ایک عورت کی لاش پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا خالد بن ولیدؓ کو پیغام بھجوایا کہ عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے[5]۔

اگرچہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عربوں کے ہاں یہ طریقہ پایا جاتا تھا کہ عورتیں جنگ میں زخمیوں کو پانی پلانے اور زخمیوں کی مرہم پٹی وغیرہ کے لئے شریک بھی ہوتی تھیں[6]، لیکن پھر بھی رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تک ان کے قتل کی اجازت نہیں دی، جب تک وہ مسلح ہو کر براہ راست مسلح تصادم میں شرک نہ ہو جاتی تھیں؛ کیونکہ عورتوں کو تحفظ اس وجہ سے حاصل ہے کہ وہ قتال میں شریک نہیں ہوتی، جیسے امام سرخسی نے روایت نقل کی ہے:

"فَإِنْ أَعَانَتْ الْمَرْأَةُ الْمُقَاتِلِينَ فَلَا بَأْسَ بِقَتْلِهَا[7]"۔

ترجمہ: اگر کوئی عورت (جنگ میں) مقاتلین کی مدد کرے تو اس کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

2.2۔ بچوں کے تحفظ سے متعلق ہدایات

آئی ایچ ایل میں بچوں کے تحفظ کی ہدایات

Al Tabrani, Sulaiman bin Ahmad, Al Mujam al Saghir, (Al maktab al Islami, Dar Ammar, Beirut, 1985), Hadith No: 324

[4] ابن ابی شیبۃ ،ابوبکر بن ابی شیبۃ، مصنف ابن ابی شیبۃ ، (مکتبۃ الرشد، الریاض،1989ء)، 6: 77

Ibn Abi Shaiba, Abubakar bin Abi Shaiba, MuSannaf Ibn Abi Shaiba,(Maktab al Rushd, Ryadh, 1989), 6: 77

[5] البخاری، محمد بن اسمٰعیل ،صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر،باب قتل النساء فی الحرب،(دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ)، رقم الحدیث :3015

Al Bukhari, Muhammad bin Ismail,Sahih al-Bukhari, Kitab-ul-Jihad wal-Seer,bab Qatl Al nisa fil Harb, (Dar tauq al najat, Beirut,1422AH)Hadith No.3015

[6] نفس مصدر،کتاب الجہاد والسیر،باب مداواۃ النساء الجرحی فی الغزو، رقم الحدیث:2882

Ibid, Kitab-ul-Jihad wal-Seer,bab mudawat Al nisa al jarha fil Ghazwa, Hadith No: 2882

[7] السرخسی ،محمد بن احمد ،شرح سیر الکبیر،(الشرکۃ الشرعیۃ ،1971ء)،ص: 1417

Al Srakhsi,Muhammad bin Ahmad, Sharh siyar al Kabir,(Al Shirkat al Sharia,1971), P:1417

بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں مسلح تصادم کے وقت بچوں کے تحفظ کی خاطر 15 سال کی عمر سے پہلے ان کی فوج میں بھرتی اور 18 کی عمر سے پہلے ان کا براہ راست جنگ میں حصہ لینا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

> The Parties to the conflict shall take all feasible measures in order that children who have not attained the age of fifteen years do not take a direct part in hostilities and, in particular, they shall refrain from recruiting them into their armed forces. In recruiting among those persons who have attained the age of fifteen years but who have not attained the age of eighteen years, the Parties to the conflict shall endeavour to give priority to those who are oldest"[(8)].

اسی طرح بچوں کو غیر مقاتلین میں شمار کر کے ان پر حملہ کرنے یا ان کو قتل کرنے سے مشترکہ دفعہ تین میں منع کیا گیا ہے۔

سیرت مبارکہ میں بچوں کے تحفظ سے متعلق ہدایات

قتال سے استثنیٰ کے ذریعے بچوں کا تحفظ

رسول اللہ ﷺ نے مسلح تصادم میں بچوں کا تحفظ مکمل یقینی بنانے کے لئے ان کو قتال کے حکم سے مستثنیٰ قرار دیا ہے، جیسے سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ کو کم عمری کی وجہ غزوۂ احد میں شمولیت کی اجازت نہیں ملی، سیدنا ابن عمرؓ خود روایت کرتے ہیں:

> " أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضه يوم أحد وهو ابن أربع عشرة سنة فلم يجزني[(9)]"۔

ترجمہ: غزوۂ احد کے دن جب وہ ۱۴ سال کے تھے، ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا لیکن آپ ﷺ نے مجھے (جنگ میں شرکت کی) اجازت نہیں دی۔

سیدنا ابن عمرؓ کے علاوہ وہ صحابہ جن کو کم عمری کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے جنگ میں شمولیت سے منع فرمایا، کنز العمال میں ان چند کے نام مذکور ہیں، جن میں اسامہ بن زیدؓ، زید بن ارقمؓ، زید بن ثابتؓ، براء بن عازبؓ، عزابہ بن اوسؓ اور رافع بن خدیجؓ شامل تھے[(10)]۔
علامہ یحییٰ العمرانی نے سیرت طیبہ کے مختلف روایات کو بنیاد بنا کر ایسے کم عمر صحابہ کرامؓ کی تعداد بیس (۲۰) لکھی ہے[(11)]۔

[(8)] Geneva Convention, Additional Protocol 1,Article:77 (2)

[(9)] صحيح البخارى، كتاب الشهادات، باب بلوغ الصبيان وشهادتهم، رقم الحديث: 2664

Al Bukhari, Muhammad bin Ismail,Sahih al-Bukhari, Kitab al Shahadat,bab Bulugh al Sibyan wa Shahadathum, Hadith No.2664

[(10)] الهندى، على بن حسام الدين، كنز العمال، (مؤسسة الرسالة ، بيروت، 1981ء)، 10: 439

Al Hindi, Ali bin Hassam Uddin, Kan z al umal, (Muasasa al Risala, Beirut, 1981) , 10: 439

[(11)] العمرانى ،يحيى بن ابى الخير ، البيان فى مذہب الامام الشافعى، (دار المنهاج، جده، 2000ء)، 12: 106

Al Imrani, Yahya bin Abi al Khiar, Al Bayan fi Mazhab al Imam al Shafi, (dar al Minhaj, Jaddah, 2000) , 12: 106

رسول اللہ ﷺ کو بچوں کا تحفظ اتنا عزیز تھا کہ بعض صحابہ کرامؓ جنگ میں مہارت رکھتے تھے اور مسلمانوں کی تعداد بھی کفار کے مقابلے میں کئی گنا کم تھی، لیکن آپ ﷺ نے بچوں کو جنگ میں شمولیت کی اجازت نہیں دی اور بچوں کو واپس فرمایا[12]۔

جنگ میں بچوں قتل نہ کرنے کا حکم

رسول اللہ ﷺ نے جنگ میں بچوں کو قتل نہ کرنے کے متعلق واضح ہدایات جاری کی ہیں، جیسے اوپر ایک روایت گزر چکی ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا، ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"اسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ[13]"۔

ترجمہ:(مشرکین) کے بوڑھوں کو زندہ چھوڑ دو۔

اس معاملے میں رسول اللہ ﷺ کا احتیاط کا یہ عالم تھا کہ غزوہ بنو قریظہ کے موقع پر جب بنو قریظہ کے جنگ کی صلاحیت کے حامل افراد کو قتل کا فیصلہ کیا گیا تو مکمل چھان بین کی جاتی تھی کہ کوئی نابالغ بچہ قتل نہ ہو، اس حوالے سے عطیہ قرظی کی روایت ہے:

" كنتُ من سبي قُريظةَ، فكانوا ينظرون فمن أنبتَ الشَّعرَ قُتِلَ، ومن لم يُنبِت لم يُقتل فكنتُ فيمن لم يُنبِت[14]"۔

ترجمہ: میں بنو قریظہ کے قیدیوں میں شامل تھا، تو مسلمان دیکھتے کہ جس کے زیرِ ناف بال ہوتے، تو اس کو قتل کر دیا جاتا اور جس کے زیرِ ناف بال ابھی نہیں آئے ہوتے، اس کو قتل نہیں کیا جاتا، میں بھی ان لڑکوں میں شامل تھا، جن کے زیرِ ناف بال نہیں تھے۔

بچوں کے معاملے میں یہی حکم ہے کہ ان کو تحفظ اس وقت تک حاصل ہو گا جب تک وہ مسلح ہو کر براہ راست جنگ میں شریک نہیں ہوتے، اگر وہ قتال میں شریک ہوتے ہیں تو پھر ان کو تحفظ حاصل نہیں ہو گا۔

2.3۔ ضعیف العمر افراد کے تحفظ سے متعلق ہدایات

آئی ایچ ایل میں ضعیف العمر افراد سے متعلق ہدایت

بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں مسلح تصادم کے وقت ضعیف العمر افراد کو غیر مقاتلین میں شمار کر کے مشترکہ دفعہ تین کے تحت تحفظ دی گئی ہے اور ان کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

سیرت مبارکہ میں ضعیف العمر افراد کے تحفظ سے متعلق ہدایات

---

[12] محمد خير بيكل ،الجهاد والقتال في السياسة الشرعية،(دار البيارق،دمشق ،1992ء) ،ص: 1029

Muhammad Khair Haikal, Al Jihad wal Qital fi al Siyasat al Sharia, (Dar al Biaraq, Dimashq, 1992), P:1029

[13] شرح السير الكبير، ص: 103

Sharh siyar al Kabir,P: 1035

[14] مصنف ابن ابی شيبة،6 : 78

MuSannaf Ibn Abi Shaiba, 6: 78

رسول اللہ ﷺ نے جنگ ضعیف العمر کو بھی محفوظ افراد میں شامل کیا ہے، آپ ﷺ نے ضعیف العمر افراد کو قتل نہ کرنے کے حوالے سے ایک موقع پر فرمایا:

"لا تقتُلوا شيخاً فانياً [15]"

ترجمہ: کسی ضعیف العمر شخص (بوڑھے) کو قتل نہ کرو۔

رسول اللہ ﷺ کا یہ عام معمول تھا کہ جب کسی لشکر کو بھیجتے تو انہیں ضعیف العمر افراد کے قتل سے منع فرمایا، جیسے علامہ طحاوی نے روایت کیا ہے:

"كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً يَقُولُ:لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا كَبِيرًا[16]"

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر کو روانہ فرماتے، تو حکم دیتے کہ کسی معمر شخص کو قتل نہ کرو۔

البتہ ایسے ضعیف العمر افراد جو کسی بھی طریقے سے جنگ میں شریک ہوتے یا لشکر والوں جنگی مشورے دیتے تو آپ ﷺ ایسے افراد کو قتل کرنے کی اجازت دیتے تھے، جیسے امام سرخسیؒ نے روایت کیا ہے:

"أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَرَ بِقَتْلِ دُرَيْدِ بْنِ الصِّمَّةِ. وَكَانَ ذَا رَأْيٍ فِي الْحَرْبِ[17]"۔

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے درید بن صمہ کے قتل کا حکم دیا: وہ جنگی امور میں مشورے دیتا تھا۔

درید بن صمہ کو غزوہ حنین میں ضعیف العمری کے باوجود قتل کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ ایک ماہر جنگجو رہ چکے تھے تو انہیں جنگی مشوروں کے لئے میدان جنگ میں لایا گیا تھا اور وہ دورانِ جنگ مشوروں کے ذریعے لشکر کی مدد کر رہے تھے۔

2.4۔ جنگ سے لاتعلق مذہبی شخصیات کے تحفظ سے متعلق ہدایات

آئی ایچ ایل میں مذہبی شخصیات سے متعلق ہدایت

جنگ سے لاتعلق مذہبی شخصیات کو بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں غیر مقاتلین میں شمار کر کے ان کو مشترکہ دفعہ تین کے تحت تحفظ دینے کے علاوہ ان کے تحفظ کے لئے الگ سے دفعات بھی شامل کئے گئے ہیں، جیسے دوسرے جنیوا معاہدہ کی دفعہ میں ہے:

---

[15] ابو داؤد، سليمان بن اشعث،سنن ابی داؤد، كتاب الجهاد، باب فی دعاء المشركين،(دار الرسالة العالمية، بيروت، 2009ء)، رقم الحديث: 2614

Abu Dawod, Sulaiman bin Ashas, Sunan Abi Dawood, Kitab al Jihad, Bab fi dua al Mushrikin, (Dar al Risalah al alamiya, Beirut, 2009) , Hadith No: 2614

[16] الطحاوي،أحمد بن محمد ،شرح معاني الآثار،كتاب السير، باب الشيخ الكبير هل يقتل؟،(عالم الكتب،بيروت، 1994م)، رقم الحديث: 5184

Al Thawi, Ahmad Bin Muhammad, Sharh Maani al Asar, Kitab al Seer, Bab al Shaikh al Kabir Hal Yuqtal?, (Alam al Kutub , Beirut, 1994), Hadith No: 5184

[17] شرح سير الكبير، ص: 42

Sharh siyar al Kabir,P: 42

"The religious, medical and hospital personnel of hospital ships and their crews shall be respected and protected; they may not be captured during the time they are in the service of the hospital ship, whether or not there are wounded and sick on board[18]".

سیرت مبارکہ میں جنگ سے لاتعلق مذہبی شخصیات کے تحفظ سے متعلق ہدایات

رسول اللہ ﷺ نے ایسے مذہبی پیشواؤں اور شخصیات کے تحفظ کی ہدایات دی ہیں، جو اپنے عبادت گاہوں میں جنگ سے غیر متعلق ہو کر بیٹھے ہوں، بلکہ عبداللہ بن عباسؓ نے اس کو رسول اللہ ﷺ کا معمول قرار دیا، جیسے علامہ طحاوی روایت کرتے ہیں:

"أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا بَعَثَ جُيُوشَهُ قَالَ:لَاتَقْتُلُوا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ[19]"

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ جب لشکر کو بھیجتے تو فرماتے: (جنگ سے لاتعلق) عبادت گاہوں میں بیٹھے افراد کو قتل نہ کرو۔

مذہبی شخصیات کے متعلق بھی یہی شرط ہے کہ وہ جنگ میں کسی طور سے شریک نہ ہو رہے ہوں اور نہ اپنے فوج کے معاون ہوں، اگر وہ لوگوں کو جنگ میں شمولیت کی ترغیب دے رہے ہو یا جنگی حکمت عملی میں مشورہ دے رہے ہوں تو پھر ان کو تحفظ حاصل نہ ہو گا۔

2.5۔ طبی عملہ اور دیگر شعبوں میں کام کرنے والے افراد کے تحفظ سے متعلق ہدایات

بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں طبی عملہ اور دیگر شعبوں میں کام کرنے والے افراد کے تحفظ سے متعلق ہدایت

بین الاقوامی قانون انسانیت میں طبی عملے کے تحفظ کے لئے کئی دفعات ذکر کی گئی ہیں، جیسے جنیوا کے چوتھے معاہدہ کی دفعہ 20 میں ہے:

"Persons regularly and solely engaged in the operation and administration of civilian hospitals, including the personnel engaged in the search for, removal and transporting of and caring for wounded and sick civilians, the infirm and maternity cases, shall be respected and protected[20]".

جنیوا کنوانشنز کے پہلے اضافی پروٹوکول کی دفعہ 15 میں طبی عملے کو نشانہ بنانے سے منع کیا گیا ہے:

"Civilian medical personnel shall be respected and protected".[21]

اسی طرح کسی طرح سے بھی جنگ سے لاتعلق شخص جو چاہے جس بھی پیشے یا شعبے سے منسلک ہو، اس کو یہ کہہ کر تحفظ دی گئی کہ حملہ صرف اس شخص پر کیا جائے گا جس کے متعلق واضح طور پر معلوم ہو کہ یہ مسلح ہے اور لڑائی میں شریک ہے:

---

[18]Geneva convention II,Article:36

[19] شرح معاني الآثار،رقم الحديث: 5175

Sharh Maani al Asar, Hadith No: 5174

[20]Geneva convention IV,Article:20

[21]Geneva convention, additional protocol 1,Article:15(1)

"A person who is recognized or who in the circumstances, should be recognized to be *hors de combat* shall not be made the object of attack[22]".

سیرت مبارکہ میں طبی عملہ اور دیگر شعبوں میں کام کرنے والے افراد کے تحفظ سے متعلق ہدایات

رسول اللہ ﷺ نے نے تمام ایسے افراد کے تحفظ کی ہدایات جاری فرمائی جو ابتدائی طور پر جنگ سے مکمل غیر متعلق ہوں، چاہے طبی عملہ ہو یا دوسرے شعبوں میں کام کرنے والے مزدور اور نوکر پیشہ افراد۔ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لا یقتلن امرأۃ ولا عسیفا[23]"

ترجمہ: خاتون اور مزدور کو قتل نہ کرو۔

اس حدیث مبارک میں عسیف کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے، جس کا اطلاق مزدوروں اور مختلف پیشوں سے وابستہ افراد پر ہوتا ہے، جیسے علامہ سرخسی اس کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَالْعَسِيفُ الَّذِي نَہٰی رَسُولُ اللَّہِ ﷺ، عَنْ قَتْلِہِ الْأَجِيرُ وَھُوَ بِمَنْزِلَۃِ الْحَرَّاثِ [24]"

ترجمہ: عسیف یعنی مزدور جس کے قتل سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا، وہ کسان کی طرح ہے۔

ابن عربیؒ اس سے مزدور، کسان اور اسی طرح کے دیگر لوگ مراد لیتے ہیں[25]، جبکہ خیر محمد ہیکل کے نزدیک عسیف کا اطلاق مزدوروں، طبی عملہ اور زخمیوں کو میدان جنگ سے اٹھانے والے کارکنوں پر ہوتا ہے[26]۔

مزدور پیشہ اور دیگر شعبوں سے وابستہ نوکر پیشہ افراد کا تحفظ بھی اس بات کے ساتھ مشروط ہے کہ وہ مسلح ہو کر براہ راست قتال میں حصہ نہ لے رہے ہوں اور یا دیگر طریقوں سے مسلمانوں کے مخالف لشکر کو معاونت فراہم نہ کر رہے ہو۔ اگر وہ کسی بھی طرح جنگ میں شریک ہو رہے ہوں تو ان کو قتل کرنا جائز ہو گا۔

2.6۔ جنگ کے قابل نہ رہنے والے / جنگ سے دستبردار ہونے والے افراد کے تحفظ سے متعلق ہدایات

آئی ایچ ایل میں جنگ کے قابل نہ رہنے والے افراد کے تحفظ سے متعلق ہدایات

---

[22] Geneva convention, Additional Protocol I, Article :41(1)

[23] سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی قتل النساء، رقم الحدیث:2669

Sunan Abi Dawood, Kitab al Jihad, Bab fi Qatl al Nisa, Hadith No: 2669

[24] شرح سیر الکبیر، ص: 1417

Sharh siyar al Kabir,P:1417

[25] ابن العربی ، محمد بن عبد اللہ أبوبکر ،أحکام القرآن(دار الکتب العلمیة، بیروت،2003ء) 1: 150

Ibn al Arabi, Muhammad Bin Abdullah Abubakar, Ahkam al Quran, (Dar al Kutub al Ilmiah, Biarot, 2003), 1: 150

[26] الجهاد والقتال فی السیاسة الشرعیة،ص:1270

Al Jihad wal Qital fi al Siyasat al Sharia,P: 1270

ایسے افراد جو جنگ میں شرکت کے قابل نہ رہے ہوں یا جنگ سے دستبردار ہو چکے ہوں، چاہے زخمی ہونے کی وجہ سے ہو یا کسی دوسرے وجہ سے ان کے تحفظ کے متعلق بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں کہا گیا ہے کہ ان کو میدان جنگ سے بحفاظت منتقل کیا جائے گا:

"The wounded and sick shall be collected and cared for[27]".

اسی طرح ہر اس شخص کے محفوظ ہونے کے متعلق ہدایات دی گئی جو کسی صورت بھی غیر مقاتل ہو چاہے ابتداءً ہو یا جنگ کے دوران ہتھیار ڈال دے، جیسے پہلے جنیوا معاہدے کے دفعہ تین ذیلی دفعہ ایک میں کہا گیا ہے:

"Persons taking no active part in the hostilities, including members of armed forces who have laid down their arms and those placed *hors de combat* by sickness, wounds, detention, or any other cause, shall in all circumstances be treated humanely[28]".

جبکہ پہلے اضافی ملحق میں ایسے کسی بھی شخص پر حملہ سنگین جرم قرار دیا گیا ہے:

"Making a person the object of attack in the knowledge that he is *hors de combat*" is a grave breach of the Protocol[29]".

سیرت مبارکہ میں جنگ کے قابل نہ رہنے والے افراد کے تحفظ سے متعلق ہدایات

مسلح تصادم میں مقابل فریق کے فوجیوں کو نشانہ بنانے اور قتل کرنے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف اسلحہ نہ اٹھائے اور مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچا سکے، یہی وجہ ہے کہ ایسے افراد جو ابتدائی طور پر تو جنگ میں شریک رہے ہوں لیکن بعد میں کسی بھی وجہ سے جنگ سے دستبردار ہو جائے تو انہیں قتل نہیں کیا جائے گا۔ سیرت نبوی ﷺ میں ایسی کثیر مثالیں موجود ہیں، جن میں زخمیوں، ہتھیار ڈالنے والوں، جنگ سے بھاگنے والوں کے تحفظ کی ہدایات دی گئی ہیں، جیسے فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے یہ احکامات جاری فرمائے:

"لَا يُتْبَعُ مُدْبِرٌ، وَلَا يُذْفَفُ عَلَى جَرِيحٍ، وَلَا يُقْتَلُ أَسِيرٌ[30]"۔

ترجمہ: میدان جنگ سے فرار ہونے والے کا پیچھا نہ کیا جائے، زخمی شخص پر حملہ کیا جائے، قیدیوں کو قتل نہ کیا جائے۔

اسی سے متعلق صحیح بخاری میں ایک واقعہ منقول ہے کہ مدینہ منورہ میں باہر سے آئے کچھ لوگ صدقہ کے اونٹ چرا کر لے گئے، سلمہ بن الاکوعؓ نے ان کو پکڑنے کے لئے ان کا پیچھا کیا اور تیر مار کر ان کو بھگایا اور اونٹ بھی چھڑوائے۔ جب رسول اللہ ﷺ کچھ صحابہ

---

[27]Geneva Convention I, Article:3(2)

[28]Geneva convention I, Article :3(1)

[29]Geneva convention, Additional Protocol I, Art :85(3)(e)

[30] مصنف ابن ابی شیبۃ، 6: 498

MuSannaf Ibn Abi Shaiba, 6: 498

کرام کے ساتھ اس جگہ پہنچے، تو سلمہ بن الاکوع نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ وہ لوگ زیادہ دور نہیں گئے ہوں گے لہذا ان کا پیچھا کیا جائے، تو رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا:

"یا ابن الأكوع ملكت فأسجح(31)"۔

ترجمہ: اے اکوع کے بیٹے! تو (ان پر) غالب آ چکا، اب چھوڑ دو۔

اسی طرح دورانِ جنگ ہتھیار ڈالنے والوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ایسی ہی ہدایات دی ہیں، صحیح البخاری میں مقداد بن عمرو کی روایت منقول ہے:

"أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لاَذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلَّهِ، أَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَقْتُلْهُ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَقْتُلْهُ(32)»"۔

ترجمہ: اگر کسی جنگ میں کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو اور ہم دونوں لڑنے لگ جائیں پس وہ تلوار کی ضرب سے میرا ہاتھ کاٹ ڈالے، پھر وہ ایک درخت کی پناہ لے کر کہے کہ میں اللہ پر ایمان لے آیا، تو اے اللہ رسول ﷺ! اس (ایمان کا کلمہ پڑھنے) کے بعد بھی میں اسے قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اسے قتل نہ کرنا۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ میرا ہاتھ کاٹ چکا ہے اور اس کے بعد وہ کلمہ پڑھ رہا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر بھی اسے قتل نہ کرنا۔

جنگی قیدی بھی چونکہ حراست میں آنے کے بعد جنگ میں شرکت سے معذور ہو جاتے ہیں لہذا قیدیوں کو بھی قتل نہ کرنے کے احکامات سیرت طیبہ میں ملتے ہیں اور بعض مواقع پر رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں کو قتل کرنے پر سرزنش کے ساتھ نقصان اٹھانے والے کا ازالہ بھی فرمایا، جیسے سیدنا خالد بن ولید نے بنو جذیمہ کے قیدیوں کو قتل کرنے کا حکم دیا تو کچھ لوگوں نے اپنے حصے میں آئے ہوئے قیدیوں کو قتل کر دیا، رسول اللہ ﷺ تک جب یہ خبر پہنچی، تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا:

"اللهُمَّ، إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ(33)"۔

ترجمہ: یا اللہ! میں خالد کے فعل سے برأت کا اعلان کرتا ہوں۔

---

(31) صحيح البخاري، كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ مَنْ رَأَى العَدُوَّ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ.... ، رقم الحديث: 3041

Sahih al Bukhari,Kitab al Jihad wa Seer,Bab Man raa al Adu Fanada biala Sautih…, Hadith No: 3041

(32) نفس مصدر، كِتَابُ المغازی، بَابُ شهود الملائكة بدرا، رقم الحديث: 4019

Ibid, Kitab al Maghazi,Bsb Shuhud al Malaika Badran, Hadith No: 4019

(33) ابن سيد الناس ،محمد بن محمد، عيون الأثر (دارا لقلم، بيروت، 1414 ھ) 2: 264

Ibn Sayyid al Nas,Muhammad Bin Muhammad, Ayyun al-Asar,(Dara Al Qalam,Beirut, 1414 AH),2:264

علامہ محمد بن یوسف الصالحی نے اس واقعہ کی تفصیل میں ان مقتولین کے ورثاء کو دیت کی ادائیگی کی روایت بھی نقل کی ہے:

"فدعا رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ علیه وسلم علي ابن أبي طالب رضوان اللّٰہ علیه فقال: یا علي اخرج إلى هؤلاء القوم فانظر في أمرهم واجعل أمر الجاهلیة تحت قدمیك. فخرج عليّ حتى جاءهم ومعه مال قد بعث به رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ علیه وسلم فودى لهم الدماء(34)"۔

ترجمہ: تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علیؓ کو بلا کر فرمایا: اے علیؓ اس قوم کے پاس جا کر ان کا معاملہ دیکھو اور جاہلیت کے طریقہ کو اپنے قدموں کے نیچے کچل دو۔ پس سیدنا علیؓ رسول اللہ ﷺ کے دیئے ہوئے مال کے ساتھ ان قوم کے پاس آئے اور ان کے مقتولین کی دیت ادا کر دی۔

3.0۔ مسلح تصادم کے وقت شہری تنصیبات / عمارات کا تحفظ

آئی ایچ ایل میں شہری تنصیبات / عمارات کے تحفظ سے متعلق ہدایات

دورانِ جنگ مقابل فریقین صرف فوجی تنصیبات کو نشانہ بنائیں گے اور شہری تنصیبات و عمارات کا تحفظ یقینی بنائیں گے، آئی ایچ ایل کے بنیادی اصولوں میں سے ایک یعنی تمیز (Distinction) کے تحت اسی بات کو یقینی بنانے کی ہدایت کی گئی ہے، جیسے جنیوا کنونشنز کے پہلے اضافی پروٹوکول کی دفعہ 48 میں کہا گیا ہے:

"In order to ensure respect for and protection of the civilian population and civilian objects, the Parties to the conflict shall at all times distinguish between the civilian population and combatants and between civilian objects and military objectives and accordingly shall direct their operations only against military objectives(35)".

اس کے علاوہ بھی شہری تنصیبات کو نشانہ بنانے کی ممانعت اور فوجی عمارات کے علاوہ دیگر عمارات کے تحفظ کے لئے آئی ایل میں کئی دفعات ذکر کی گئی ہیں۔

سیرت نبوی میں شہری تنصیبات / عمارات کے تحفظ سے متعلق ہدایات

رسول اللہ ﷺ شہری تنصیبات، عوامی املاک اور غارت ضروری غارت گری کی سختی سے ممانعت فرماتے تھے، خود بھی رسول اللہ ﷺ کا طرز عمل جنگوں میں یہی رہا تھا کہ کبھی عوامی املاک اور شہری تنصیبات کو نقصان نہیں پہنچایا، جیسے علامہ ابن قیم لکھتے ہیں:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَتَحَ خَيْبَرَ عَنْوَةً وَأَقَرَّهُمْ عَلَى مَعَابِدِهِمْ فِيهَا وَلَمْ يَهْدِمْهَا(36)"۔

---

(34) الصالحي، محمد بن يوسف، سبل الهدىٰ والرشاد(دارالكتب العلمية، بيروت، 1414 ھ)6: 201

Al-Salhi, Muhammad bin Yusuf, Subul Al-Huda and Al-Rashad (Dar Al-Kutub Al-Ilmiyya, Beirut, 1414 AH))6: 201

(35) Geneva convention, additional protocol 1,Article:48

(36) إبن قيم الجوزية، محمد بن أبي بكر، أحكام أهل الذمة، (رمادى للنشر، الدمام، 1997م)، 3: 1199

اگر کسی موقع پر رسول اللہ ﷺ ان ہدایات کی خلاف ورزی کرتے دیکھتے تو فوری طور پر سرزنش فرماتے تھے،، جیسے غزوہ خیبر میں آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ کچھ نوجوان صحابہ عوامی املاک کو نقصان پہنچا رہے ہیں تو آپ ﷺ نے ان کو پیغام بھیج کر منع فرمایا[37]۔
سیرت طیبہ میں اس طرح کثیر مثالیں موجود ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود بھی شہری تنصیبات کو نقصان نہیں پہنچاتے اور صحابہ کرامؓ کو بھی اس بابت ہدایات جاری فرماتے تھے۔

4.0۔ نتائج

اس آرٹیکل سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے گئے ہیں:

- رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ ﷺ موجودہ بین الاقوامی قانونِ جنگ کے مؤسس و بانی کی حیثیت رکھتے ہیں۔
- آپ ﷺ کے افعال اقوال میں وہ تمام جنگی اخلاقیات و قوانین نظر آتی ہیں، جو آج بین الاقوامی سطح پر قانونِ جنگ کی حیثیت سے رائج ہیں۔
- آپ ﷺ کے بعض اقدامات ایسے ہیں کہ موجودہ قانونِ جنگ ابھی تک اس حوالے سے خاموش ہے، جیسے عورتوں کی باقاعدہ مقاتل کی حیثیت سے مسلح تصادم میں شرکت کی ممانعت سیرت طیبہ میں نظر آتی ہے لیکن بین الاقوامی قانون میں ایسی کوئی ہدایت نہیں کی گئی۔
- جنگ میں محفوظ افراد و مقامات کے متعلق ہدایات رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں تقریباً یکساں طور پر مذکور ہیں۔
- موجودہ دور میں طاقتور اقوام قانونِ جنگ کی مسلسل خلاف ورزی کرتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فاتح و طاقتور ہوتے ہوئے ان قوانین پر عمل کرکے دکھایا، لہٰذا اس حوالے سے اقوامِ عالم کے لئے سیرت نبوی ایک مشعلِ راہ ہے۔

Ibn Qayyam al Juzia, Muammad Bin AbiBakkar, Ahkam ahl al Zimma, (Ramadi Lil Nashr, Dammam, 1997), 3: 1199

[37] صحيح البخاري،كتاب المظالم، باب النهبى...،رقم الحديث : 2474

Sahih al Bukhari, Kitab al Mazalim, Bab al Nuhba…, Hadith Nom: 2474